رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۷ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۹۱

"احسان" کی انتہائی بد تہذیبی اور ستم ظریفی

"احسان" کے دیوان عالی کی لغویت کے متعلق ہم نے جو معروضات حال ہی میں پیش کی ہیں۔ ان پر "احسان" کے مدیر و سر دبیر آقائے مرتضےٰ احمد خاں آپے سے باہر ہو کر جس شرافت اور انسانیت کا مظاہرہ کرنے پر اتر آئے ہیں۔ اس کا اندازہ ان کے مضمون مندرجہ "احسان" (۱۴ر اکتوبر) کے پہلے ہی فقرہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو یہ ہے:۔

"قادیانیوں کی مثال کتے کی سی ہے کہ جب اس پر بوجھ لادا جائے۔ تو ہانپتا ہے اور اگر اسے یونہی چھوڑ دیا جائے۔ تو بھی ہانپتا ہے"۔

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ مدیر موصوف شدتِ غیظ و غضب میں ہوش و حواس بالکل کھو بیٹھے ہیں۔ اور جہالت و وحشت کا بُری طرح شکار ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کتے کو لدو جانور قرار دے رہے ہیں۔ دراصل اس طرح انہوں نے قرآن کریم کی اس آیت پر ہاتھ صاف کیا ہے۔ جس میں انہی کے سے لوگوں کا ذکر ہے۔ اور جو یہ ہے۔ فمثلہ کمثل الکلب۔ ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث ذالک مثل القوم الذین کذبوا بآیٰتنا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ قوم جو میری آیات کی تکذیب کرتی ہے۔ اس کی مثال کتے کی سی ہے۔ جس پر اگر حملہ کیا جائے۔ تو زبان باہر نکال دیتا ہے۔ اور اگر چھوڑ دیا جائے۔ تو بھی زبان لٹکائے رکھتا ہے۔ مگر مدیر "احسان" نے اسکی بجائے کتے پر بوجھ لادنے کی ایجاد پیش کر دی ہے۔ حالانکہ اگر اور نہیں۔ تو اپنے ضلع کے مولوی فتح محمد خاں صاحب جالندھری کا ترجمہ قرآن ہی دیکھ لیتے۔ تو اس میں یہ لکھا ہوا نظر آ جاتا کہ "اگر اس (کتے) پر سختی کرو (یعنی مارو اور ہنکاؤ) تو ہانپنے لگے۔ اور یونہی چھوڑ دو۔ تو بھی ہانپنے لگے"۔

ظاہر ہے۔ کہ جو مضمون اس قدر بد تہذیبی اور جہالت کے مظاہرہ کے ساتھ شروع کیا گیا ہو اس میں معقولیت کا کوئی شائبہ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بات مدیر موصوف کی ایک ایک سطر سے ثابت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔ "ہم نے ان (احمدیوں) کے مسلمان اور نامسلمان ہونے کے متعلق فیصلہ کی ایک یہ صورت ان کے سامنے پیش کی تھی۔ کہ وہ اپنا مقدمہ دنیائے اسلام کے جید علماء کرام کے ایک دیوان عالی کے سامنے پیش کر کے اپنے پیشوا کے متعلق اور اپنے متعلق ایک آخری اور قطعی فیصلہ حاصل کر لیں"۔ لیکن جب ہم نے عرض کیا۔ کہ ذرا ان "جید علماء کرام" کے نام تو لیجئے۔ جنہیں "دیوان عالی" کی زیب و زینت بنایا جائیگا۔ اور جن کے سامنے ہمیں مقدمہ پیش کرنے کا ارشاد فرماتے ہیں تو نہایت بے تکلفی کے ساتھ کہدیا۔ کہ "وہ (احمدی) خود مسلمانوں کے ایسے علماء کرام کا نام لے دیں جن کے سامنے وہ اپنا مقدمہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں"۔

یہ انتہاء درجہ کی ستم ظریفی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ کہ علماء کے دیوان عالی کی تجویز تو مدیر "احسان" پیش کریں۔ اور علماء کے نام ہم سے پوچھیں۔ وہ بھی اس صورت میں جبکہ ہم کئی بار بدلائل ثابت کر چکے ہیں۔ کہ "علماء کے دیوان عالی" کی تجویز ناقابل عمل اور نہایت ہی احمقانہ ہے کیونکہ ایسے علماء کا میسر آنا ناممکن ہے۔ جن میں وہ شرائط پائی جائیں۔ جو "احسان" کے نزدیک بھی ضروری ہیں۔ اور جن کا اس نوعیت کے معاملہ میں پایا جانا ضروری ہے۔ چنانچہ ہم نے ۱۳ر اکتوبر کے مضمون میں صاف طور پر لکھدیا۔ کہ "ہمارے نزدیک "احسان" کی یہ تجویز نہایت ہی جاہلانہ اور احمقانہ ہے۔ وہ ہر خیال اور ہر عقیدہ کے علماء کا کسی ایک امر پر بھی اتحاد ثابت نہیں کر سکتا تو ایسے علماء مل ہی کہاں سے سکتے ہیں جو باوجود مختلف عقائد رکھنے کے ایک دوسرے کو کافر نہ قرار دیتے ہوں۔ اور پھر ایسے علماء کہاں سے آئیں گے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا اچھی طرح مطالعہ تو کیا ہو۔ مگر وہ یہ فیصلہ نہ کر سکے ہوں۔ کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں ایسے لوگ جب موافق یا مخالف فیصلہ کر چکے ہیں۔ تو غیر متعلق علماء "احسان" کیونکر مہیا کرے گا۔ لیکن اگر وہ کر سکتا ہے۔ تو کسے خیالی پلاؤ پکانے سے کیا حاصل ہم یہ شرائط پائے جانے کی صورت میں اس تجویز کو منظور کرنے کے لئے بخوشی تیار ہیں"۔

پس جب ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے علماء کا میسر آنا ہی ممکن نہیں۔ تو پھر "احسان" کا ہم سے یہ کہنا کہ ہم ایسے علماء نامزد کر دیں جن کے متعلق ہمیں اعتماد ہو۔ کہ وہ بے لاگ رائے ظاہر کریں گے۔ شرمناک ستم ظریفی ہے:۔

جناب مدیر و سر دبیر کان کھول کر سن لیں۔ ہم ان کی علمائے اسلام کے دیوان عالی کی تجویز کو اسی لئے احمقانہ قرار دیتے ہیں۔ کہ جن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ ان کے حامل علماء کا میسر آنا محال اور ناممکن ہے اور یہ بات کئی بار بوضاحت بیان کی جا چکی ہے۔ پھر ایسے علماء کو نامزد کرنے کی ذمہ داری ہم پر ڈالنا سوائے اس کے کیا معنی رکھتا ہے۔ کہ مدیر موصوف بالکل بوکھلا گئے ہیں۔

اسی امر کو دوسری بار پھر دوہراتے ہوئے مدیر موصوف نے لکھا ہے۔ "وہ (احمدی) بیت وبل کے بغیر مسلمانوں کے ایسے علماء نامزد کر دیں جن کے متعلق انہیں یہ اعتماد ہے۔ کہ وہ بے لاگ رائے کا اظہار کریں گے"۔ مگر جب ہم کہتے ہیں کہ ایسے علماء کا وجود ہی مفقود ہے۔ تو پھر اعتماد کا کیا [illegible]۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مدیر "احسان" پر اب "علماء کرام کے دیوان عالی" کی تجویز کی لغویت پوری طرح واضح ہو چکی ہے۔ اور انہیں پتہ لگ گیا ہے کہ اس قسم کے علماء کا مہیا ہونا محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے فراہم کرنے کا بار وہ ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ انہی کا کام ہے۔ کہ اپنی پیش کردہ تجویز کو قابل عمل ثابت کر دکھائیں۔ پھر ستم ظریفی خود ہی قرار دے لیں۔ کہ انہوں نے [illegible]

جھٹک [illegible]

بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کا اکیسواں سالانہ جلسہ

برہمن بڑیہ ۱۱ اکتوبر۔ جناب عبدالمالک صاحب برہمن بڑیہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۰ اور ۱۱ اکتوبر کو بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس اسندپولیس سکول کی حدود میں زیر صدارت خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب آف بوگرہ سابق مبلغ انگلستان و جرمنی منعقد ہوا۔ کانفرنس میں شمولیت کے لئے بنگال کے مختلف حصوں سے نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ بہت سے مقتدر اور ذی وجاہت اصحاب نے تقریریں کیں۔ انسانی زندگی کی اصلاح وارتقا کے ذرائع پر خاص طور پر تقریریں کی گئیں۔ الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ بھی قادیان سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کا جلوس کے ذریعہ سے شاندار طور پر استقبال کیا گیا۔ آپ نے اپنی تقریروں کے دوران میں ممالک مغرب میں تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اور لنٹرن سلائڈ کے ذریعہ ان کی وضاحت کی۔ مستورات کی کانفرنس ۱۲ اکتوبر کو منعقد ہوگی ۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ اکتوبر سے ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے ۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	محمودہ بی بی صاحبہ	ریاست بہاولپور	۶	عمر بی بی صاحبہ	ضلع شاہپور
۲	دین محمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ	۷	تمنا بی بی صاحبہ	ضلع بانکوڑہ
۳	مرزا بشیر احمد صاحب	ریاست مالیر کوٹلہ	۸	بابو محمد سرور صاحب	ریاست کپورتھلہ
۴	فاطمہ بی بی صاحبہ	جزیرہ لکادیپ	۹	عبدالرحمن صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۵	ایم احمد کٹی صاحب	مالابار			

رخصتانہ

قادیان ۱۳ اکتوبر۔ آج بعد نماز عصر خلیفہ صلاح الدین صاحب خلف حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم و مغفور کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔ ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر کی طرف سے بہت سے اصحاب کو اس تقریب میں مدعو کیا گیا تھا۔ کچھ اصحاب برات کے ساتھ آئے سب کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس تقریب کو مبارک کرے۔

وفات

افسوس سردار ننھے حسین صاحب کی اہلیہ ثانی محترمہ عظمت بیگم صاحبہ بنت سردار کرم داد خانصاحب نشتر چند ماہ بیمار رہنے کے بعد آج وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں ۔

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف اپیل

کے لئے

بارہ ہزار روپیہ کی ضرورت

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ بمقدمہ مولوی عطاء اللہ سے ہر احمدی کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کا احساس صدر انجمن کو ہے۔ اس بلائے ناگہانی کے بد اثرات کو مٹانے کے لئے اپیل کی راہ کھلی ہے۔ چنانچہ مقدمہ ہائی کورٹ پنجاب میں دائر کردیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے ان گندے الزامات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدسہ اور سلسلہ عالیہ کے نظام کے خلاف اس فیصلہ میں درج ہوئے ہیں۔ بے حقیقت اور دروغ بے فروغ ثابت کرے۔ آمین

ان ناپاک حملوں میں جو احرار اور دشمنان سلسلہ عالیہ کے ذریعہ حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفائے عظام اور نظام سلسلہ کے خلاف آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہوچکے ہیں۔ فیصلہ اپیل عطاء اللہ صاحب بخاری میں سشن جج گورداسپور نے جو حملہ کیا ہے۔ وہ بحت ترین باعتبار عدالتی فیصلہ ہونے کے ہے۔ اور بہت زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ اس کو قانونی تحقیق کا نتیجہ سمجھا جاسکتا ہے۔ اور یہ بھی خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ ایک غیر جانبدار با اختیار جج نے واقعات کی روشنی میں لکھا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دشمن نے اپیل ہونے سے پہلے نہایت غیر معمولی تیزی سے کام لے کر اس فیصلہ کی اشاعت کثرت سے کی ہے۔ تا سنجیدہ طبقہ کو جو انکی عام یاوہ گوئی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس فیصلہ کے ذریعہ ہمارے خلاف متاثر کرسکے۔ ہندوستان کے قریباً ہر مقام پر نہایت شدومد سے اس فیصلہ کو شائع کیا گیا ہے۔ مختلف زبانوں اور مختلف ایڈیشنوں میں شائع کیا گیا ہے جن میں سے بعض ایڈیشن باتصویر ہیں۔ اور اخباروں میں بھی یہ فیصلہ بکثرت شائع ہوا ہے۔ اور وہ یہ وہ احراری نمائندوں کی معرفت ناخواندہ دیہاتی لوگوں کو سنایا گیا ہے۔ اس فیصلہ کے ذریعہ گورنمنٹ کے بعض ایسے حکام کو بھی جو ہمارے سلسلہ کے ساتھ حسن ظن رکھتے تھے۔ یا سلسلہ کو گورنمنٹ کا خیر خواہ یقین کرتے تھے۔ سلسلہ کے خلاف بدظن یا مخالف بنادینے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ فیصلہ اگرچہ سرتاپا دشمنوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں پر مبنی ہے۔ لیکن پبلک کے روبرو اسکی حقیقت تب ہی ظاہر ہوسکتی ہے۔ جبکہ اس کے لکھنے والے جج کی حیثیت سے بالا قانونی عدالت اس فیصلہ کو غلط قرار دے دے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس فیصلے کی اپیل کی جائے۔ اور اپیل میں جو بہتر سے بہتر قانونی امداد ممکن ہے۔ اس کا مہیا کرنا جماعت احمدیہ کا اولین فرض ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اس درد سے بھرا ہوا ہے۔ اور اس فرض کی ادائیگی میں پوری جدوجہد کرے گا ۔

چونکہ امید ہے کہ اکتوبر کے آخر میں مقدمہ ہائی کورٹ پنجاب میں پیش ہو جائے گا۔ اس لئے جماعت کے اصحاب فوراً اس کار خیر میں شریک ہوں۔ تاکہ کوئی روک کارروائی مقدمہ کی کامیاب پیروی میں پیدا نہ ہوسکے۔ چونکہ اس کا خرچ معمولی مقدمات کے خرچ سے بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق علیحدہ تحریک کی گئی ہے۔ اس طرح تمام افراد جماعت کو اس خاص چندہ میں شامل ہونے کا ثواب حاصل ہوسکے گا۔ ورنہ یہ کام تو ایسا تھا کہ بعض مخلصین اس کا سارا بار خود ہی اٹھا لیتے ۔

چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے جسقدر جلد رقوم بھیجنے کا انتظام ہوسکے۔ اسی قدر جلد بھیجی جائیں۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو تار کے ذریعہ بھی یہ چندہ بھیجنے میں تامل نہ کیا جائے۔ چندہ جماعتوں پر اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔ کہ ہر جماعت سے جسقدر چندہ سالانہ آتا ہے۔ اس کا بارھواں حصہ اس چندہ میں لیا جائے۔ اس لحاظ سے عہدہ داران صاحب اثر دوستوں سے توقع ہے۔ کہ یہ تحریک جلد سے جلد جماعت کے مردوں اور عورتوں میں پہنچا دیں۔ اور چندہ کی مجموعی رقم جمع کرتے ہوئے اس کا لحاظ رکھیں۔ کہ جسقدر سالانہ چندہ مجموعی طور پر عام وصول ہوتا ہے۔ اس کے بارھویں حصہ سے کم نہ ہو۔ جو دوست اس شرح سے زیادہ چندہ دیں۔ ان سے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔ اور ان کے نام دفتر میں بھیج کر ممنون فرمائیں ۔ ناظر بیت المال قادیان

خاوند بیوی کے جنسی تعلق کی نسبت اسلامی تعلیم کی حکمت کا انکشاف مادہ پرستوں پر

(از محمد حسین صاحب - بی - کام -)

مخالفین اسلام کا ایک اعتراض

معاندین اسلام قرآن کی مقدس تعلیم پر رکیک اعتراض کر کے صداقت کا منہ چڑاتے ہیں۔ اس وقت عیسائیت اور ہندومت دو بڑے مذاہب ہیں۔ جو اسلام کے خلاف صف آرا ہیں اور انہی مذاہب کے پیرو مصنفین کے اشہب قلم اسلام کے خلاف طرارے بھرتے نظر آتے ہیں دین فطرت کے خلاف ان کا ایک اعتراض یہ ہے کہ اسلام نے ہر نوع کی تعلیم دے کر اور اپنے تابعین کو اُس پر کار بند ہونے کا حکم دے کر حریت فکر کے خلاف جہاد کیا ہے۔ اور انسانی دماغ کی نشوونما کو روک دیا ہے۔ ان معترضین کا خیال ہے۔ کہ ایسا مذہب جو آزادی خیال کا دشمن ہے۔ کبھی قابل پذیرائی نہیں ہو سکتا۔ اگر اس اعتراض کو اسلام کی صحیح اور مصفا تعلیم کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کو حقیقت سے دُور کی بھی نسبت نہیں۔ اور اس کی وجہ یا تو وُہ تعصب کی پٹی ہے۔ جو دشمنان اسلام کی آنکھوں پر بندھی رہتی ہے۔ یا اسلام میں اس بر بری آزادی کا فقدان ہے۔ جو معترضین کے کیش میں بدرجہ اتم موجود ہے اور جس کی وجہ سے یہ لوگ اخلاق عالیہ سے معرّا ہو چکے ہیں۔ اسلام کے قصر پر خشت باری کرنے والے اپنے شیشے کے گھروں کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

اسلام کی خصوصیت

مذاہب سے معمولی واقفیت رکھنے والا انسان جانتا ہے۔ کہ ہندو، عیسائی۔ اور یہود کے صحف مقدسہ اپنے کاغذی پیراہن میں بھی ان اعلیٰ تعلیمات فطریہ کے حامل نہیں۔ جو قرآن کریم کی ہر آیت سے عیاں ہیں۔ پُرانے عہد نامے کو دیکھو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں جابرانہ احکام کے سوا کچھ نہیں۔ انجیل میں الفاظ کا اُلٹ پھیر ہے۔ اور ویدوں میں راجاؤں کے احکام اس میں شک نہیں۔ کہ ان کا منبع اور مصدر وحی الٰہی ہے۔ لیکن اگر ان میں حقیقت کا شائبہ ہی باقی ہے۔ چونکہ ایک وقت کے لئے تھیں۔ اس واسطے ذات باری نے ان کی حفاظت کا ذمہ نہ لیا۔ جیسا کہ اس نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ اور فرمایا۔ انا لہ لحافظون۔ اس واسطے جب اسلام کا مطالعہ دوسرے مذاہب کی تعلیم کو پیش نظر رکھ کر کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ مسیطرانہ انداز سے بالکل پاک ہے۔ اور مذاہب کی تاریخ میں نبوت محمدیہ سب سے پہلی ربّانی آواز ہے۔ جس نے انسان کی فطرت سلیم کو اپیل کی حکمت۔ موعظۃ الحسنہ اور تالیف قلوب کو ذریعہ تبلیغ ٹھہرایا۔ مخالفین کی بدسلیقگی۔ بدتہذیبی اور درشتی کو برداشت کرنے کا سختی سے حکم دیا۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ وان اللہ لسمیع علیم کی تعلیم دے کر قرآن کریم نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کی آسمانی تعلیم بہیمانہ آزادی کا لالچ دے کر قلب اثیم کو نہیں ابھارتی بلکہ عقل انسانی کو مخاطب کرتی ہے۔ غور و فکر کی دعوت اور فہم و تدبر کے مطالبہ سے انسان میں قلب سلیم اور قلب منیب پیدا کرتی ہے کیا آیات بینات محکمات الحجۃ البالغہ بصائر اور اختلاف لیل و نہار کو پیش کر کے ہر جگہ قرآن کریم نے افلا یتدبرون۔ افلا یعقلون۔ افلا تتدبرون کی تعلیم نہیں دی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے اپنی ہر بات عقل و دانش پر پرکھنے کی دعوت دی ہے۔

قرآن کریم کے اسلوب بیان سے صرف حریت فکر ہی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں ایک اور نکتہ بھی مضمر ہے۔ اور وُہ یہ کہ بار بار انسانی فہم و فکر کو متوجہ کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر انسان اپنی ناقہ فکر کو تعصبات کی جکڑ بندیوں سے آزاد کر دے۔ اور پھر اُس سے کام لے۔ تو وُہ یقیناً اسے اُس سرسبز و شاداب نخلستان میں لے جائے گی۔ جس کو مذہبی اصطلاح میں اسلام کہتے ہیں۔ اسلام سے انکار اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ عقل و فکر۔ فہم و تدبر کو تعصبات کی زنجیروں نے جکڑ رکھا ہے۔

فتنہ مٹانے کے لئے جنگ کی ضرورت

قرآن کریم میں جو فتنے کو مٹانے کے لئے جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔ وُہ مندرجہ بالا تصریحات کا منافی نہیں۔ فتنے کے خلاف صف آرا ہونا جبر و اکراہ کے مترادف نہیں۔ کیونکہ فتنہ کے معنی عقیدہ اور مذہب کی آزادی کا فقدان ہے۔ اور حریت فکر کے قیام کا تقاضا ہے۔ کہ ایسے ناسازگار حالات کا سختی سے مقابلہ کیا جائے۔ تاکہ فتنہ کی وجہ سے جو روکیں اور مشکلات عقل انسانی کے رستے میں حائل ہوتی ہیں۔ دُور ہو جائیں۔

اسلام کے ترقی کرنے کی وجہ

اگر اسلام دین فطرت نہ ہوتا۔ اور انسانی زندگی کے تمام مسائل پر حاوی نہ ہو سکتا۔ تو کبھی اس کو برق سا ترقی نصیب نہ ہوتی۔ اور نہ ہی چند سالوں میں ربع مسکوں میں پھیل جاتا جب عرب سے باہر لوگوں نے داعی الی الاسلام کی آواز کو سُنا۔ تو اس میں ان کو اپنی فطرت کی صدائے بازگشت سنائی دی۔ اور ان کے ہونٹوں سے بے ساختہ لبیک کی صدا نکل گئی اسلام کی عبادات میں بظاہر کوئی دلچسپی اور دل آویزی نہیں۔ نہ اس میں کلیسائی گانے ہیں۔ نہ اس میں پارسیوں کے زمزمے ہیں۔ اور نہ ہی ہندوؤں کے بھجن ہیں۔ اسی پر بس نہیں۔ اسلام ایثار اور قربانی کا پیہم مطالبہ کرتا ہے۔ سامان تعیش اور لذائذ دُنیا سے علیحدگی کا حکم دے کر بادی النظر میں زندگی کو بے مزا بنا دیتا ہے۔ بایں ہمہ اس میں کشش اور جذب ہے۔ جو قلب انسانی کو کھینچ لیتی ہے۔ اس میں وُہ نشہ ہے۔ جس سے روح متوالی ہو کر آستان الٰہی پر گر جاتی ہے کیونکہ یہ فطرت کے صحیح تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ اور روح کی پیاس کو بجھاتا ہے۔

ایک اسلامی تعلیم کی حکمت

اس بات کا ثبوت کہ اسلام کو نفسیات سے گہرا تعلق ہے۔ اُن مختلف دُعاؤں میں ملتا ہے جو اسلام نے مختلف اوقات اور مواقع کے لئے سکھائی ہیں۔ بعض نادان ان دُعاؤں کی حکمت کو نہ سمجھتے ہوئے ان پر استہزا کرتے ہیں۔ چشم ظاہر بین اس لطیف تعلق کا مشاہدہ نہیں کر سکتی جو ایک خاص موقعہ اور اُس کے متعلق دُعا میں ہے ممکن ہے۔ سب سے زیادہ خندہ زن ہونے کا موجب وُہ دُعا ہو۔ جو اسلام نے زن و شوہر کے تعلقات کے موقعہ کے لئے سکھائی ہے۔ اور جس میں اولاد کے بُرے اثرات سے محفوظ رہنے کی خواہش کی جاتی ہے۔ لیکن اس میں جو حکمت اور راز تھا وُہ آج چودہ سو سال کے بعد متواتر تجربات سے بائیالوجی والوں کو معلوم ہُوا۔ اس زمانے میں جبکہ ضبط تولید اور منع حمل کا بڑا چرچا ہے بائیالوجسٹس نے یہ تھیوری قائم کی ہے۔ کہ وُہ بچہ جو منع حمل کے ذرائع کے استعمال کے باوجود پیدا ہوتا ہے۔ بڑا ہو کر قاتل بنتا ہے اس تھیوری کی اساس مینڈل راہب کا نظریہ ہے۔ کہ ماں باپ کے خصائص۔ اور خصائل بچے میں آ جاتے ہیں۔ اس علم کے جاننے والے کہتے ہیں۔ کہ منع حمل کے ذرائع اختیار کر کے ماں باپ جنسی تعلقات کے وقت اپنے اندر ایک قسم کے قتل کا جذبہ پیدا کر لیتے ہیں۔ کیونکہ وُہ چاہتے ہیں۔ کہ ہر وُہ جان جو ان کے نطفوں کے ملنے سے پیدا ہو سکتی ہے۔ پیدا نہ ہو اس کے لئے وُہ منع حمل کے ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے جنسی تعلق میں ایک قاتلانہ انداز پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنی سعی میں ناکام ہوں۔ اور حمل قرار پا جائے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے اس وقت کے خیالات مینڈل کے نظریئے کے ماتحت بچے کی صورت میں متمثل ہو جاتے ہیں۔ اور وُہ بچہ اپنے اندر قاتلانہ میلان رکھتا ہے جو پیدا ہونے کے بعد باقی قوٰی کے ساتھ ساتھ نشوونما پاتا رہتا ہے۔ اور اگر ماحول بھی اچھا نہ ہو تو وُہ ایک وقت خطرناک قاتل بن جاتا ہے۔

اب اگر علم الحیات (بائیالوجی) کے نظریئے کو مدنظر رکھ کر اس دُعا کا مطالعہ کیا جائے جو اسلام نے میاں بیوی کے تعلق کے لئے سکھائی ہے تو اس کی حکمت بالغہ اور اس کے دُور رس اثرات اظہر من الشمس ہو جاتے ہیں۔ اور ثابت ہوتا ہے۔ کہ آج سے چودہ سو سال پہلے جبکہ یہ علم معرض وجود میں بھی نہیں آیا تھا۔ ایک امی نبی کے دہن مبارک سے ایسی تعلیم کا نکلنا جو انسانی فطرت کے مخفی تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ اور انسانی بہبودی کی افزائش کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ اس کا منبع اور مخرج وحی و الہام کا چشمہ صافی ہے۔ اور یہ ایک زمانے اور ایک وقت یا ایک قوم اور ایک ملک کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔

جماعت احمدیہ کو علیحدہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ

آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے مفاد کے منافی ہے

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۵ء میں سیالکوٹ کے کسی غیر احمدی اہل الرائے کی طرف سے ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ثابت کیا ہے۔ کہ احرار کا جماعت احمدیہ کی مسلمانوں سے سیاسی علیحدگی پر زور دینا مسلمانانِ ہند کی سیاسی جماعت کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانے کے مرادف ہے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ مسلمانانِ ہند کا باوفا طبقہ احرار کی مسلم کش سرگرمیوں سے بیزاری کا اظہار کر رہا اور ان کے لغو اور بے ہودہ مطالبات کے خلاف پُر زور آواز اٹھا رہا ہے۔ مراسلہ مذکور کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

احرار لیڈروں کا ایک عجیب و غریب مطالبہ جو کسی صحیح الخیال مسلمان کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ ہے کہ وہ کونسلوں میں عام مسلمانوں سے جماعت احمدیہ کی علیحدگی پر زور دے رہے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں اور احمدیوں کے درمیان خواہ کس قدر اختلاف عقائد ہو۔ لیکن احمدیوں کو باقی مسلمانوں سے علیحدہ کرنا انتہائی حماقت کے مرادف ہوگا۔ کیونکہ اس سے مسلمانانِ ہند کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچیگا اگر بفرض دلیل فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ احرار اپنے اس پروپیگنڈے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ جماعت احمدیہ کونسلوں اور اسمبلی میں علیحدہ نیابت کا مطالبہ کرے گی۔ اور وہاں اس کی نمائندگی اس کے حق نیابت سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگی جس طرح صوبجات متحدہ میں مسلمان اقلیت کو حق نیابت سے بہت زیادہ نمائندگی حاصل ہو چکی ہے۔ ہندوستان ایک وسیع ملک ہے۔ جس میں کئی مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ اور ہر مذہب میں کئی فرقے ہیں مسلمانوں میں ہی قریباً چھپن فرقے ہیں۔ اور ہر فرقہ کے عقائد میں ایک دوسرے سے اختلاف ہے۔ اگر ان میں سے ہر فرقہ احمدیوں کی علیحدہ نیابت کو دیکھ کر اپنی علیحدہ نیابت پر زور دے۔ تو اس کا جو نتیجہ ہو سکتا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

مسٹر گاندھی نے تحریک ہری جن کا جو بیڑا اٹھایا۔ اس کی غرض یہی ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی قوت و شوکت کو بڑھایا جائے۔ تاکہ ان کے لئے زیادہ سے زیادہ نمائندگی حاصل کی جائے۔

پنجاب کے احرار لیڈروں کو چاہیئے کہ احمدیوں کو دلیل و برہان اور بحث و تمحیص سے اپنے عقائد کی طرف لائیں۔ مگر اس قسم کا بے ہودہ اور لغو اقدام کرنے سے پرہیز کریں۔ جو آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے مفاد کو خطرہ میں ڈالنے کے مرادف ہے۔ سیاسی نقطۂ نگاہ سے اس کے نتائج نہایت ہی نقصان رساں اور مہلک ہوں گے اگر بہت سے فرقے علیحدہ نیابت کا مطالبہ کریں۔ اور انہیں علیحدہ کر دیا جائے۔ تو ہر فرقہ اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کا شاکی ہوگا۔ اور ان میں سے کوئی بھی مطمئن نہیں ہوگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمان من حیث القوم نقصان اٹھائیں گے:۔

آخر میں میں مشہور احرار لیڈروں مسٹر مظہر علی اظہر اور چوہدری افضل حق سے خواہش کروں گا۔ کہ وہ اس خطرناک اقدام کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیں۔ کیونکہ احمدیوں کی مسلمانوں سے سیاسی علیحدگی مسلمانانِ ہند کی سیاسی زندگی کے لئے سخت نقصان رساں ہوگی:۔

چندہ تحریک جدید کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "مالی تحریک جدید" کا پہلا خطبہ ۲۳ر نومبر ۱۹۳۴ء کو ارشاد فرمایا تھا۔ جو ۲۹ر نومبر ۳۴ء کے اخبار "الفضل" میں شائع ہوا۔ اس طرح تحریک جدید کا پہلا سال ۲۲ر نومبر ۳۵ء کو ختم ہوتا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن جماعتوں کے ذمہ "چندہ تحریک جدید" کا اصل زر بھی بقایا ہو۔ وہ بجائے ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۵ء ۲۲ر نومبر ۱۹۳۵ء تک ارسال فرما کر اپنے وعدہ کا ایفا کریں:۔

چونکہ چندہ "تحریک جدید" کے متعلق متواتر مطالبات حسب ہدایت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نہ ہی مرکز سے کئے جا سکتے ہیں۔ اور نہ کارکن احباب اصرار فرما سکتے ہیں۔ اس لئے وعدہ کرنے والے دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے عہد کو یاد رکھتے ہوئے خود بخود چندہ تحریک جدید زیادہ سے زیادہ ۲۲ر نومبر ۳۵ء سے قبل ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ احباب کو ہر وقت اپنے وعدے کے ایفا کی توفیق عطا فرمائے۔

رقم ارسال کرتے وقت کوپن پر چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کی اسم وار فہرست معہ رقم لکھ دی جایا کرے۔ تا دفتر کی فہرست مکمل رہے:۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

احرار کا دروغ بے فروغ

باغبانپورہ میں خدا معلوم ایم اسمٰعیل خادم احرار باغبانپورہ لاہور کہاں سے پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے دیگر مشاغل کے علاوہ اخبارات میں سراسر غلط مضامین کی اشاعت کا ٹھیکہ بھی لے لیا۔ اخبار مجاہد ۳ اکتوبر میں ایم۔ اسمٰعیل خادم احرار نے اپنی لیاقت۔ دیانت اور حماقت کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

۱۷ر اگست ۱۹۳۵ء کے اخبار مجاہد میں میری طرف سے ایک مضمون بعنوان "مجلس احرار کے خلاف مرزائیوں کی خوفناک سازش" شائع ہوا۔ جس کی تردید کے لئے غلام مرتضےٰ مرزائی جو لاہور کے ایک اسلامی اخبار میں ملازم ہے۔ کئی دفعہ عرض معروض کر چکا ہے۔ مگر میں نے اس کی ایک بات کو بھی قبول نہیں کیا بھی نہیں مرزا بشیر محمود آف قادیان کے حقیقی برادر اور مرزا محمد شریف بھی مجھے ملنے کے لئے باغبانپورہ تشریف لائے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ غلام مرتضےٰ مرزائی ایک اسلامی اخبار کی وساطت سے اس مضمون کی تردید کرانا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس تردیدی مضمون سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن ہم علانیہ اور حلفیہ ڈنکے کی چوٹ سے مرزا بشیر محمود اور اس کے تمام قادیانی چیلوں اور قادیانی آبادی کو واضح کرتے ہیں۔ کہ آج ہمارا چیلنج مباہلہ غلام مرتضےٰ مرزائی اور اس کے حواریوں کے سامنے ہے۔ آج ہمارا چیلنج ولی اللہ شاہ امیر جماعت احمدیہ آف لاہور کے سامنے ہے۔ اگر صداقت ہے تو میدان میں نکلو"۔ اس قسم کے جھوٹے مضمون کی جو ۱۷ر اگست کے مجاہد میں شائع ہوا تھا میں نے بذریعہ الفضل تردید کر دی تھی۔ نہ میں نے کبھی اسمٰعیل صاحب کو اس قابل سمجھا کہ ان سے تردید کی درخواست کروں۔ نہ حضرت قدس کے بھائی باغبانپورہ تشریف لائے۔ نہ مرزا احمد شریف نام کے کوئی صاحب تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چیلنج مباہلہ نے احرار کو بالکل مبہوت کر دیا ہے۔ اور یہ موت کا پیالہ انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آتا ہے۔ اب ادھر ادھر کی چالاکیوں سے اسے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں خادم احرار کا مضمون شائع کیا گیا ہے۔ غلام مرتضےٰ خاں از باغبانپورہ

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق

ضروری اعلان

امسال حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسّلام کی کتب آئینہ کمالاتِ اسلام اردو حصہ۔ نور القرآن ہر دو حصہ۔ آسمانی فیصلہ بطور نصاب مقرر ہیں۔ اور تاریخ امتحان ۳ر نومبر ۳۵ء ہے۔ اب تک جن احباب نے شرکت کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن احباب کا نام اس فہرست میں نہ ہو۔ وہ براہ مہربانی جلد تر نظارت تعلیم و تربیت کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ نیز جن احباب کے نام اس فہرست میں درج ہیں۔ وہ امتحان کے لئے مقامی عہدہ داران جماعت میں سے اپنے سپروائزر تجویز کر کے فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ سپروائزر صاحبان کو پرچے روانہ کئے جاسکیں۔ نیز دیگر ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے جن احباب کی طرف سے شرکت کی خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ ان کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:-

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

نمبر شمار	نام امیدوار
۱	سیّد عباس علی شاہ صاحب سندھ
۲	مولوی احمد الدین صاحب ضلع سرگودھا
۳	سیّد غلام جیلانی صاحب ،، ،،
۴	سیّد علی شاہ صاحب قادیان
۵	منیر احمد صاحب قریشی ،،
۶	قاضی محمد رشید صاحب۔ راولپنڈی
۷	چودھری مختار احمد صاحب ،،
۸	بابو محمد سعید صاحب ،،
۹	قاضی امین الحق صاحب ،،
۱۰	شیخ محمد حسن صاحب ،،
۱۱	ماسٹر عنایت اللہ صاحب ،،
۱۲	مرزا محمد حسین صاحب ،،
۱۳	منشی فضل اعظم صاحب ،،
۱۴	چودھری رحمت اللہ خانصاحب ،،
۱۵	راجہ عبد الحمید صاحب ،،
۱۶	قاضی عبد الغنی صاحب ،،
۱۷	بابو محمد حسین صاحب ،،
۱۸	صاحبزادی امۃ الحمید صاحبہ قادیان
۱۹	نور الدین صاحب بھٹی بی۔ اے ،،
۲۰	مسعودہ بیگم صاحبہ۔ جالندھر چھاؤنی
۲۱	عفیفہ بیگم صاحبہ ،، ،،
۲۲	فدا محمد صاحب ڈیرہ غازیخان
۲۳	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۴	حبیب اللہ خان صاحب۔ حیدرآباد دکن
۲۵	سید محمد مجید اللہ صاحب ،، ،،
۲۶	محمد معین الدین صاحب ،، ،،
۲۷	محمد اعظم صاحب ،، ،،
۲۸	مولوی عبد الرشید خانصاحب ،، ،،
۲۹	شفیع الدین صاحب ،، ،،
۳۰	خواجہ کمال الدین صاحب ،، ،،
۳۱	موسےٰ خان صاحب ،، ،،
۳۲	محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل ،، ،،
۳۳	احمد عبد اللہ صاحب ،، ،،
۳۴	عبد الحمید صاحب ،، ،،
۳۵	منظور احمد صاحب ،، ،،
۳۶	محمد یعقوب صاحب ،، ،،
۳۷	غلام احمد خانصاحب ،، ،،
۳۸	احمد سعدی صاحب ،، ،،
۳۹	محمد لقمان صاحب ،، ،،
۴۰	حیدر علی صاحب ،، ،،
۴۱	عبد القادر صاحب ،، ،،
۴۲	عبد الخلیل صاحب فیضی ،، ،،
۴۳	عبد العزیز صاحب تعلپوری ،، ،،
۴۴	منیر الدین صاحب ،، ،،
۴۵	ابو حامد صاحب ،، ،،
۴۶	شریف احمد صاحب ،، ،،
۴۷	امۃ الحفیظ صاحبہ۔ حیدرآباد دکن
۴۸	اہلیہ صاحبہ مولوی سید بشارت احمد صاحب ،،
۴۹	بنت میر محمد سعید صاحب مرحوم ،، ،،
۵۰	اہلیہ صاحبہ مولوی مجید اللہ صاحب ،، ،،
۵۱	بشیر محمد خان صاحب ،، ،،
۵۲	عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی ،، ،،
۵۳	بنت مولوی فضل احمد صاحب ،، ،،
۵۴	عبد اللطیف صاحب۔ سمہ سٹہ
۵۵	مولوی محمد احسان الحق صاحب۔ مونگھیر
۵۶	عطاء الرحمٰن صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان
۵۷	کلیم اللہ صاحب جامعہ احمدیہ ،،
۵۸	امین الدین صاحب عباسی۔ کراچی
۵۹	بشیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ قادیان
۶۰	فاطمہ خاتون صاحبہ ،،
۶۱	آمنہ خاتون صاحبہ قادیان
۶۲	حافظ بشیر احمد بشیر جامعہ احمدیہ ،،
۶۳	غلام احمد صاحب ،، ،، ،،
۶۴	عبد الرحمٰن منیر ،، ،، ،،
۶۵	محمد اشرف صاحب ،، ،، ،،
۶۶	عبد الصمد صاحب ،، ،، ،،
۶۷	عبد الغفار صاحب ،، ،، ،،
۶۸	مولابخش صاحب۔ مدرسہ احمدیہ ،،
۶۹	محبوب الٰہی صاحب ،، ،، ،،
۷۰	صدر الدین صاحب ،، ،، ،،
۷۱	عنایت اللہ صاحب جامعہ احمدیہ ،،
۷۲	محمد اعظم صاحب ،، ،، ،،
۷۳	ماسٹر ذکاء اللہ صاحب ضلع لاہور

عدیس آبابا (ابی سینیا) سے ایک احمدی مبلغ کا خط

۲۹ر ستمبر۔ الحمد للہ میں بخیریت ہوں۔ یہاں آب و ہوا سرد مرطوب اور خوشگوار ہے۔ یہاں عیسائیت کا زور ہے۔ بادشاہ عیسائی۔ رعایا نصف کے قریب عیسائی۔ امریکن عیسائی مشن اور یورپین لوگ بھی آجاتے ہیں۔ اور امریکن لوگوں نے گرجہ ہسپتال اور سکول قائم کیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی لوگ عیسائی ہوجاتے ہیں۔

میوہ۔ پھل۔ خوراک ارزاں ہے۔ البتہ جو اشیاء باہر سے آتی ہیں۔ وہ گراں ہیں۔ تین زبانیں یہاں بولی جاتی ہیں۔ تعلیم یافتہ لوگوں میں فرانسیسی اور عربی حبشیوں میں حبشی زبان۔ دو ہزار ہندوستانیوں میں سے ایک ہزار عدن اور ہندوستان چلے گئے ہیں

ابی سینیا کے لوگ قطعاً جنگ سے نہیں ڈرتے۔ ۱۵ برس تک کے بچے جنگ میں حصہ لینے کے لئے بخوشی تیار ہیں۔ یہاں کی حکومت اور لوگ بہ نسبت یورپین اقوام کے ہندوستانی لوگوں کو اپنے ملک میں دیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اہل حبش اس علاقہ میں۔ شتر مرغ۔ اونٹ۔ بکری بھیڑ۔ گائے۔ بیل۔ چربی وغیرہ کی تجارت کرتے ہیں۔

(الفضل) احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہمارے اس مجاہد پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے۔ اور تبلیغِ اسلام میں کامیابی عطا کرے۔

امرتسر میں احرار کے جلسہ میں ہنگامہ

زبانوں اور ہاتھوں سے احرار کے "امیر شریعت" وغیرہ کی تواضع

امرتسر ۱۰۔ اکتوبر۔ گذشتہ شب ڈھاب تیلی بھناں میں احراریوں نے جلسہ کیا اس جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا گیا۔ مسلح اور لٹھ بند احرار گرگے کافی تعداد میں اکٹھے کئے گئے۔ دوسرے شہروں سے بھی والنٹیر بلوائے گئے۔ شہر کے کونے کونے سے احراری خیال کے لوگ فراہم کرلئے۔ جلسہ گاہ کے ہر چہار اطراف۔ سٹیج گرد و پیش۔ اور راستوں پر لاٹھیوں۔ ڈانگوں۔ ہاکیوں اور تلواروں سے مسلح احرار پہرہ پر کھڑے کردیئے گئے۔ لاہوری۔ اور گوالی ہر دو گاردوں کی پولیس کافی تعداد میں احرار کی حفاظت کے لئے موجود تھی۔ الغرض پبلک کو مرعوب کرنے کے لئے ہر قسم کے ساز و سامان اور حیلہ و فریب سے کام لیا گیا۔

منہ پھٹ اور پھکڑ نظم خواں کرائے پر منگوائے گئے۔ چنانچہ مشہور بدزبان عاجز اور جانباز نے احراری روایات کے ماتحت بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان میں اس قدر گندی اور فحش ترین مغلظات سے پر نظمیں پڑھیں کہ احرار کے "امیر شریعت" کی مسلمہ بدزبانی اور گندہ دہانی کو بھی مات کردیا بہت سے شریف الطبع غیر احمدی معززین احرار کی اس قسم کی یاوہ گوئی اور بدزبانی سے بیزار ہو کر جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔ لوگوں کی بیدلی اور بیزاری بھانپ کر مولوی عطاء اللہ تقریر کے لئے کھڑا ہوا مگر عطاء اللہ کی جادو بیانی لوگوں کے شور و شر کے سیلاب میں بہہ گئی۔ پورے پندرہ منٹ لوگ مولانا ظفر علی زندہ باد۔ شہیدان لاہور زندہ باد۔ امیر ملت زندہ باد۔ مسجد شہید زندہ باد۔ سید حبیب زندہ باد کے احرار شکن نعرے لگا کر احراری جلسہ گاہ کے در و دیوار ہلاتے رہے۔ عطاء اللہ نے دوبارہ تقریر کرنے کی ناکام کوشش کی۔ تو پبلک نے پھر ظفر علی خان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اس موقع پر عطاء اللہ نے اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک چال چلی اور کہا مولانا ظفر علی ہمارے جنم داتا ہیں۔ ہمارے قائد اور راہنما ہیں۔ ہمارے استاد ہیں۔ ہم نے فن تقریر ان سے سیکھا۔ لیڈر ان کے طفیل بنے۔ ہماری اخبار نویسی مولانا موصوف کی مرہون منت ہے۔ ہماری مجلس کی تشکیل صاحب موصوف کی شرمندہ احسان ہے۔ اس لئے سب مل کر کہو مولانا ظفر علی خان زندہ باد۔ اس پر پبلک نے مولانا ظفر علی خان زندہ باد اس زور سے کہنا شروع کردیا۔ کہ عطاء اللہ حیران ہو کر لوگوں کا منہ تکنے لگا تاکہ وہ چپ ہوں تو تقریر کرے۔ مگر نعرے بند ہونے میں نہ آتے تھے۔ عطاء اللہ کے اشارے پر احراریوں نے احرار زندہ باد کے پیچھے نعرے لگائے۔ پبلک نے احرار مردہ باد۔ عطاء اللہ مردہ باد افضل حق مردہ باد۔ بوکا حبیب الرحمن مردہ باد۔ رافضی (مظہر علی) مردہ باد کے نعرے لگانے شروع کردیئے۔ جب عطاء اللہ نے پاؤں اکھڑتے دیکھے تو احراری والنٹیروں کو یہ پٹی پڑھائی۔ کہ مرزا محمود زندہ باد کے نعرے لگاؤ۔ تاکہ لوگ احمدی و غیر احمدی کے سوال میں پڑ کر خاموش ہو جائیں۔ مگر احرار کی ایسی خوش نصیبی کہاں۔ یہ داؤ بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ لوگ برابر احرار مردہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ آخر الامر احرار لٹھ بند اپنے امیر شریعت کے احکام کے ماتحت نہتے مسلمانوں پر پل پڑے۔ مسلمانوں کو بھی "تنگ آمد بجنگ آمد" کا مصداق بننا پڑا۔ طرفین میں کافی دیر تک ہاتھا پائی ہوتی رہی۔ ڈانگ۔ سونٹے اور ہاکیوں کا استعمال بھی ہوا۔ کوٹھوں کی چھتوں پر جو مستورات بیٹھی تھیں۔ انہوں نے اوپر سے اینٹیں پھینکیں۔

مسلمانوں کا ایک گروہ سٹیج کی طرف بڑھا جہاں عطاء اللہ بھیگی بلی بنا کھڑا تھا۔ احراری والنٹیروں نے سٹیج کو چاروں طرف سے گھیر کر عطاء اللہ کو حلقے میں لے لیا۔ چند نوجوانوں نے للکار کر کہا ہم عطاء اللہ سے بیعت کرنے اور مولا علی کے جوہر دیکھنے آئے ہیں۔ مگر وہ بے چارہ بیعتی خاک پکڑتا اس کا تو دم خشک ہو رہا تھا۔ آخر پولیس کی جمعیت نے نیلی پوش اور مخالفین احرار کو اپنے حلقے میں لے لیا۔ جو برابر احرار مردہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ اور احرار کا سیاپا کرتے رہے۔ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں لوگ پٹی بھی کرتے رہے۔

بجلی والے چوک۔ نئی سڑک کا نکڑ۔ کوچہ شیخاں کوچہ اور کوچہ چابکاں کے سرے پر تو اس زور شور سے احرار کا سیاپا ہوا۔ کہ احرار زندہ ہی در گور ہو گئے۔ پولیس نے احرار کی حفاظت بڑی سرگرمی سے کی۔ اسی شور و شر اور ہنگامہ آرائی کے مظاہروں میں احرار نے جلسہ برخواست کردیا۔ امیر شریعت جھگڑے میں رفوچکر ہو گیا۔ عطاء اللہ کے ہاتھ میں چھوی تھی جس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسے سکھوں سے انعام میں ملی ہے۔

(نامہ نگار از امرتسر)

مخلص دوستوں کو اطلاع

میں اپنے تمام دوستوں کو جنہیں میں کئی ایک سخت مصروفیتوں اور لمبے بحری سفر کی وجہ سے خطوط نہیں لکھ سکا۔ اطلاع دیتا ہوں کہ میں عرصہ چھ ماہ ہوا۔ نیروبی سے واپسی پر ہندوستان چار ماہ ٹھہرا۔ پھر اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ہانگ کانگ پہنچ چکا ہوں میں نے پچھلے سال مسجد احمدیہ واقعہ فورٹ ہال روڈ نیروبی میں ایک دشمن احمدیت کے مقابل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر حلف مؤکد بعذاب اٹھایا تھا میرے احمدی دوست مطلع رہیں۔ کہ میں خدا کے فضل یہاں بخیر و عافیت ہوں۔ اور مجھے متقل روزگار حاصل ہے۔ یہاں تبلیغ احمدیت کے لئے کھلا میدان ہے۔ مشرق بعید کے احمدی مبلغ پہنچ چکے ہیں۔ جو چین و جاپان دونو جگہ استقلال اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔

سید محمد یوسف احمدی از ہانگ کانگ

دارالتبلیغ لکھنؤ میں چوتھا جلسہ

لکھنؤ بادشاہوں اور نوابوں کا شہر ہے اس نے بڑے بڑے جواہر دیکھے دارالتبلیغ احمدیہ بھی اسی لئے قائم کیا گیا ہے۔ کہ ارباب علم شرکت فرمائیں۔ ۵ر اکتوبر ۳۵ء کے چوتھے جلسہ کی خبر ہر مذہب و ملت کے احباب کو بذریعہ اشتہار دی گئی تھی اور کہا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان فرمائیں اشتہار مذکور کی سرخی یہ تھی۔ "ہمارا مذہب ہمیں کیوں پیارا ہے" جناب ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان جو حسن اتفاق سے تشریف لائے تھے۔ صدر جلسہ مقرر ہوئے۔

پہلی تقریر مولوی علی محمد صاحب فاضل اجمیری نے بہ عنوان ہمارا مذہب ہمیں کیوں پیارا ہے کی۔ اور اسلام کی خصوصیات کو خوب منقح فرمایا۔

(۲) پھر ایک ماسٹر صاحب کرسچین کالج لکھنؤ نے جو مسیحی ہیں۔ اپنے مذہب کا ذکر رحم اور راستی کے عنوان سے کیا۔

(۳) ویدک دہرم کے ثائن نے وید منتر سے تبلایا۔ کہ ہماری تعلیم میں سچ بولنا چوری نہ کرنا برہم چریا رکھنا وغیرہ ہے جس سے ہم کو ویدک دہرم پیارا ہے۔

(۴) اس کے بعد جناب ولی اللہ شاہ صاحب نے کمال لطافت سے دل کش پیرایہ میں بتایا کہ سچے مذہب کی وہ کیا خوبیاں ہیں۔ جن سے قلب پر انوار الٰہی کے ورود کے سامان میسر آجائیں۔

خاکسار:۔ مرزا کبیرالدین احمد لائبریرین کتب اسلامیہ بشیرت گنج۔ لکھنؤ۔

وصیتیں

نمبر ۳۳۴۷ :- منکہ دیانت خان ولد بان خاں قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۶ء ساکن حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ ۱/۳۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں - ماہوار آمد مبلغ ۳۸ روپے ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - اور میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؀

العبد :- دیانت خاں محرر بیت المال ۱۲ ۱/۳۱

گواہ شد :- خواجہ معین الدین محرر بیت المال -

گواہ شد :- مدد خاں - قادیان ؀

نمبر ۳۳۷۸ :- منکہ یحی الدین ولد قاضی سعد الدین قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن میانجی خیل ڈاکخانہ تھل تحصیل باندھ داؤد شاہ ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۸ ۴/۳۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے - ۵۰ ایکڑ اراضی زمین معہ مکان خام جنکی کل قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں - بلکہ ماہوار آمد پر ہے - جو کہ اس وقت ۱۸ روپیہ ماہوار ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن وصیت کرتا ہوں - کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا -

العبد :- یحی الدین بقلم خود ۱۸ ۴/۳۵ ؀

گواہ شد :- چراغ الدین مولوی فاضل حال وارد کوہاٹ

گواہ شد :- محمد حسین پسر مولوی یحی الدین ساکن میانجی خیل

نمبر ۳۴۰۲ :- منکہ غلام فاطمہ زوجہ محمد اسحاق قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲ ۷/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائیداد اس وقت صرف ۴ کنال ۲ ۱/۲ مرلے اراضی ہے - جو میں نے -/۱۳۵۰ پر لی تھی - یہ زمین محلہ دارالبرکات متصل سٹیشن ہے - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اور اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد میری پائی جاوے - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - میں اپنا حق مہر وصول کرچکی ہوں - جو اس پر لگایا گیا ہے - میرا حق مہر -/۵۰۰ تھا -

نوٹ :- دراصل زمین ساڑھے چار کنال ہے - چونکہ اس کا رستہ کوئی نہیں ہے - اور ارد گرد سب زمینیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ہیں - اور وہ راستہ کا حق بارھواں حصہ لیتے ہیں - اس لئے بارھواں حصہ اس میں سے منہا کرکے اصل زمین ساڑھے بیاسی مرلے لکھدی ہے ؀

العبد :- غلام فاطمہ بقلم خود ۱۲ ۷/۳۵

گواہ شد :- محمد اسمٰعیل سیالکوٹی - محلہ دارالفضل قادیان

گواہ شد :- محمد اسحاق پروپرائٹر سیالکوٹ ہوس قادیان

زنانہ میڈیکل سکول آگرہ میں داخلہ

زنانہ میڈیکل سکول - آگرہ میں صرف وہی لڑکیاں داخل ہوسکتی ہیں - جنہوں نے میٹرک کے امتحان میں ریاضی کا پورا کورس لیا ہو - یعنی حساب - الجبرا - اور اقلیدس میٹرک کے کورس کے مطابق پڑھی ہو - صرف ہوم نرسنگ سے وہاں داخلہ غیر ممکن ہے -

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ دارالعوام اور دارالامراء کے قریباً چالیس قدامت پسند ارکان نے ایک پرائیویٹ اجلاس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں حکومت سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اطالیہ کی ناکہ بندی کے سلسلہ میں کوئی ایسا اقدام نہ کرے جس سے اطالیہ اور برطانیہ کے مابین جنگ چھڑ جانے کا احتمال ہو۔

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ آج مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں گوردوارہ شہید گنج لاہور کے سولہ سکھوں کے خلاف مزار کا کو شاہ کو منہدم کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ گذشتہ پیشی پر دو ملزمان غیر حاضر تھے اور عدالت نے بلاضمانت ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے تھے۔ آج چونکہ ایک ملزم وارنٹ کی تعمیل نہ ہو سکنے کے باعث غیر حاضر تھا۔ اس لئے عدالت نے دیگر ملزمان کی حاضری لے کر مقدمہ ۳۰ اکتوبر پر ملتوی کر دیا

الہ آباد ۱۱ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ رام ناتھ پور ریلوے سٹیشن پر نو نیپالیوں کے قریب دیہاتیوں نے چھاپہ مارا ایک [illegible] والا سخت مجروح ہوا۔ اس کی [illegible] تھی۔ کہ ایک دیہاتی کو بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ جس پر اس کے ساتھی [illegible] باہر ہو گئے۔ اور سٹیشن کے سٹاف [illegible] دیا۔ اور آفس کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ ڈالے۔

روما ۱۱ اکتوبر۔ ایک باقتدار حلقوں [illegible] اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم بہت عرصہ [illegible] کی تخریبی کارروائیوں کی مدافعت [illegible] تیاری کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم ان سے بالکل خائف نہیں ہیں۔ ابی سینیا میں [illegible] ادھار ہی فروخت کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہمیں علم ہے۔ کہ ابی سینیا کے پاس روپیہ نہیں

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ جنیوا میں اٹلی کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کے اقدامات سرعت سے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ آج شام [illegible] کمیٹی ایک اجلاس منعقد کرے گی۔ جس میں فنانشل سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض کیا جائے گا۔ سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اٹلی کو کسی قسم کا قرضہ دئے جانے کی ممانعت کی سفارش کی ہے

جبوتی ۱۲ اکتوبر۔ ابی سینیا سے بہت سے پناہ گزین جن میں اطالوی جرمن یونانی اور ہندوستانی شامل ہیں۔ جبوتی پہنچ گئے ہیں۔ ابھی تک کسی برطانی یا فرانسیسی باشندے نے ابی سینیا کو نہیں چھوڑا۔

کوئٹہ ۱۲ ستمبر۔ وارڈ نمبر ۱ میں کھدائی کا کام ابھی جاری ہے۔ ۲۲ ستمبر سے ۲۹ ستمبر تک تقریباً ۴۱۷۰۰۰ روپیہ کی جائداد وارثین کو دی جا چکی ہے۔ اس وقت تک ۱۰۶۱ انسانی لاشیں اور ۵۰۴ مویشیوں کے پنجر نکالے جا چکے ہیں۔

علیگڑھ ۱۲ اکتوبر۔ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی تقسیم اسناد کا جلسہ ۱۸ نومبر کو منعقد ہوگا۔ سر گرجا شنکر باجپائی کنووکیشن ایڈریس پیش کریں گے۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ رائل ایئرفورس کی توسیع میں نہایت نمایاں طور پر ترقی ہو رہی ہے۔ تئیس نئے ہوائی مستقرات میں سے بیس چنے جا چکے ہیں۔ اور وہ آئندہ مارچ تک بالکل تیار ہو جائیں گے۔

مراد آباد ۱۳ اکتوبر۔ پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس یوپی کا سالانہ اجلاس ۱۰، ۱۱، ۱۲ نومبر کو مراد آباد میں منعقد ہوگا۔ سید بشیر حسین زیدی پولیٹیکل اور ایجوکیشنل منسٹر ریاست رام پور جلسہ کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔

احمد آباد ۱۲ اکتوبر۔ مقامی کانگرس سوشلسٹ پارٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کو اختیارات خصوصی سے پاس کئے جانے کی مذمت کی گئی۔

ڈیرہ دون ۱۲ اکتوبر۔ شہزادہ نرپندر شمشیر کی بیوی شہزادی راج دتی کے چالیس ہزار مالیت کے جواہرات چوروں نے اڑا لئے۔ چوروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن ان سے صرف ایک ہزار روپے کا مال دستیاب ہو سکا۔

لکھنؤ ۱۲ اکتوبر۔ ایک اینگلو انڈین عورت کو جس کا اسباب ریلوے سٹیشن لکھنؤ پر مقررہ وزن سے زیادہ پایا گیا۔ ٹکٹ کلکٹر نے روک لیا۔ جس پر عورت نے چھتری سے ٹکٹ کلکٹر کے کئی ضربات لگائیں یہ دیکھ کر دوسرے ریلوے سے ملازمین بھی جمع ہو گئے۔ جب حکام نے اس کا سامان وزن کرنے کے لئے اٹھانا چاہا۔ تو وہ اپنے بکس پر بیٹھ گئی۔ اور ریلوے پولیس اسے بکس پر سے اٹھا نہ سکی اس پر دو فوجی پولیس مین بلائے گئے۔ جنہوں نے عورت کو اٹھا کر پولیس کی گاڑی میں ڈال دیا۔ اور اسے حوالات بھیج دیا۔

جبل پور ۱۲ اکتوبر۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ چونکہ کانگرس نے کونسلوں پر قبضہ کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ وہ کسی پروگرام کی عدم موجودگی میں عہدے قبول کرے

احمد آباد ۱۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے سدھ پور ریاست بڑودہ میں ہندو مسلم کشیدگی ابھی جاری ہے۔ وزیر کو موقع کا معائنہ کرنے کے لئے تار بھیجے گئے ہیں

نیویارک ۱۲ اکتوبر۔ یورپ سے امریکہ کو سونے کی آمد ابھی جاری ہے کل فرانس سے ۲۲۸۰۰۰۰ پونڈ اور لنڈن سے ۲۱۶۲۰۰۰ پونڈ کا سونا آیا ہے

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ مسٹر ہربرٹ موریسن لیڈر لیبر پارٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی کی نازی حکومت کو ہرگز اس وقت تک قرضہ نہ دیا جائے جب تک وہ سوشلسٹوں۔ یونینسٹوں اور یہودیوں پر مظالم سے باز نہیں آتی

کلکتہ ۱۲ اکتوبر۔ کل ایک ہزار بندر امریکہ کو بھیجے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام بندر نیویارک شکاگو اور فلاڈلفیا کے ہسپتالوں میں تقسیم کر دئے جائیں گے اور ان کے ذریعہ طبی تحقیق کی جائے گی۔

بمبئی ۱۲ اکتوبر۔ مقامی کانگرسیوں کے ایک طبقہ نے عہدوں کے قبول کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا۔ اب بمبئی پراونشل کانگرس نے اس طبقہ کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان دونو فیصلوں سے بمبئی کے کانگرسیوں میں نفاق پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔

نینی تال۔ آج ہندوستانی ڈیپوٹیشن کمیٹی نے اجلاس منعقد کر کے ہندوستانی تجارت اور صنعت کے لئے حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق غور کیا گیا۔ یوپی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹس چیمبر کے نمائندوں کے درمیان ایک نشست کے متعلق جس مروجہ طریقہ کے مطابق پُر کرنے کا حق چیمبر آف کامرس کو ہے خوب جھڑپ ہوئی۔

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ اخبار بند ماترم ۱۳ اکتوبر رقمطراز ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کے متعلق مسٹر کے ایل گابا نے ایک نمائندہ سے اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا "احرار شہید گنج کے متعلق اپنی غلطی کا جس قدر جلد ازالہ ہو سکے کریں"

امرتسر ۱۱ اکتوبر۔ اخبار پرتاپ ۱۳ اکتوبر لکھتا ہے۔ پرسوں شب ڈھاب تیلی بھنان پر مجلس احرار کے زیر اہتمام جلسہ لڑائی کے بعد جب ختم ہوا۔ تو بازار ٹھٹھیاں میں پانچ چھ احراریوں نے مسٹر محمد شریف اللہ صدر مجلس اتحاد ملت [illegible] پکڑ لیا۔ اور اسے خوب زدوکوب کیا۔ جس سے اسے سخت ضربات آئیں۔

امرتسر ۱۲ اکتوبر۔ گیہوں تیار ۳ روپے آٹھ آنے نخود تیار ۳ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۶ روپے چاندی دیسی ۶۷ روپے ہے۔

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے ۱۹۳۴ء کے دوران میں پولیس کے نظم ونسق کی رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پنجاب میں دہشت انگیزی اور اشتراکیت کے خلاف نگرانی کو جاری رکھا گیا مزید برآں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی